بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۴۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم منگل

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۵ شوال ۱۳۹۸ھ ۱۹ تبوک ۱۳۵۷ ہش ۱۹ ستمبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۱۳

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت اور مصروفیات کے متعلق تازہ اطلاع

حضور لندن میں دانتوں کا علاج کرا رہے ہیں طبیعت ناساز ہے

احباب حضور کی صحتیابی کیلئے خاص توجہ سے دُعائیں کریں اور صدقہ بھی دیں

ربوہ ۱۸ ستمبر۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق لندن سے آمدہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ آجکل حضور کا دانتوں کا علاج ہو رہا ہے اور طبیعت ناساز ہے۔ حضور یارک شائر سے لندن واپس تشریف لے آئے ہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے ۱۷ ستمبر کا مرسلہ جو کیبل گرام آج ۱۸ ستمبر کو موصول ہوا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"لندن ۱۷ ستمبر۔ حضور آجکل دانتوں کا علاج کرا رہے ہیں طبیعت ناساز ہے۔ حضور کی صحتیابی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے نیز صدقہ بھی دیا جائے۔

۱۰ ستمبر بروز اتوار حضور نے یارک شائر میں دو سو سے زیادہ احمدی احباب اور احمدی خاندانوں کو انفرادی اور اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا۔

۱۵ ستمبر کو حضور نے لندن میں نماز جمعہ پڑھائی۔

(مرزا انس احمد)"

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درود الحاح سے دعائیں کریں اور صدقات بھی دیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ سفر و حضر میں حضور کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ قدم قدم پر اپنی تائید و نصرت سے نوازے۔ حضور کے اِس سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر ہوں اور حضور اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت میں بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ترسیل چندہ وقفِ جدید

جملہ سیکرٹری صاحبان مال سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی چندہ وقفِ جدید کی جمع شدہ رقوم فوری طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بہ مد چندہ وقفِ جدید جمع فرماویں اور اسم وار تفاصیل دفتر ہذا کو ارسال کریں۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

صِرف اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ اور توکّل رکھا کرو

توکّل کے معنے یہ ہیں کہ گو اسباب سے کام لو مگر نتیجہ خدا پر چھوڑ دو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ (ابراہیم : ۱۳)

ترجمہ:۔ بھروسہ کرنے والوں کو تو اللہ (تعالیٰ) پر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُھُمْ مِثْلُ اَفْئِدَۃِ الطَّیْرِ۔ (مسلم)

ترجمہ:۔ جنّت میں آدمی اِس طریقہ سے داخل ہوں گے کہ ان کے دل پرندوں کے دلوں کی مانند (متوکل) ہونگے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"جو لوگ اپنی قوّتِ بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں اُن کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اُس کے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا یہی حقیقی راہ ہے اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے۔ جو لوگ خداداد قویٰ سے کام نہیں لیتے اور صرف مُنہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں اور اس کی عطا کردہ قوتوں اور طاقتوں کو لغو قرار دیتے ہیں اور اِس طرح پر اُس کے حضور شوخی اور گستاخی کرتے ہیں اور اِیَّاکَ نَعْبُدُ کے مفہوم سے دُور جا پڑتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے بلکہ بغیر اس پر عمل کئے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا ظہور چاہتے ہیں یہ ہرگز مناسب نہیں بلکہ جہاں تک ہو سکے اور انسان کے امکان اور طاقت میں ہو رعایتِ اسباب ضرور کرنی چاہیئے لیکن ان اسباب کو اپنا معبود اور مشکل کُشا قرار نہ دے بلکہ اُن سے کام لے کر پھر انجام کو تفویض اِلی اللہ کرے اور اِس بات پر سجداتِ شکر بجا لائے کہ خدا نے اس کو وہ طاقتیں اور قویٰ عطا فرمائے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۶۷، صفحہ ۳۶۸)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۵ شوال ۱۳۹۸ھ
۱۹ تبوک ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشکلات و مصائب سے نجات پانے کی قرآنی راہ

یہ دنیا دار المصائب ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کے ماتحت ہر انسان کو مشکلات و مصائب سے ضرور دوچار ہونا پڑتا ہے اور وہ ان مشکلات و مصائب سے نجات پانے کے لئے دوڑ دھوپ کرتا اور ہر ممکن کوشش بروئے کار لاتا ہے۔ دوڑ دھوپ اور کوشش اپنی جگہ ضروری ہے۔ اس کے بغیر مشکلات و مصائب سے نجات پانا ممکن نہیں ہوتا لیکن ضروری نہیں ہوتا کہ انسان اپنی اس کوشش میں کامیابی سے ہمکنار ہو۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان کی کوشش رائیگاں جاتی ہے اور مشکلات دور ہونے کی بجائے ان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مشکلات دور ہونے کے سلسلہ میں کوششوں کے بار آور ہونے سے متعلق مومنوں کو متعدد ہدایات دی ہیں اور ان سے وعدہ کیا ہے کہ اگر وہ ان ہدایات پر خلوص دل کے ساتھ عمل پیرا ہوں گے تو نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات و مصائب کو دور کر دیگا بلکہ وہ ان کے لئے آسانیاں پیدا کرتا چلا جائے گا اور وہ ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار ہوتے اور عند اللہ سرخرو قرار پاتے چلے جائیں گے۔ فی الوقت ان قرآنی ہدایات میں سے ایک خاص ہدایت پر روشنی ڈال کر اس کی اہمیت واضح کرنا ہمارے مدنظر ہے اور وہ ہدایت یہ ہے کہ اگر مومن دنیوی مشکلات و مصائب سے بچنا چاہتے ہیں اور اس امر کے متمنی ہیں کہ حصولِ مقاصد میں ان کے لئے آسانیاں پیدا ہوں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک تو صداقت شعاری سے کبھی منہ نہ موڑیں دوسرے یہ کہ وہ تقویٰ اختیار کر کے اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو اس امر کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝
(سورۃ الّیل آیات ۶ تا ۸)

ترجمہ:۔ پس جس نے (خدا کی راہ میں) دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور نیک بات کی تصدیق کی اُسے ہم ضرور آسانی (کے مواقع) بہم پہنچائیں گے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اختیار کرنے اور تقویٰ کے زیر اثر اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے والوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کی مشکلات کو دور کر کے ان کے لئے آسانیاں بہم پہنچاتا ہے۔ تقویٰ کی ایک علامت اللہ تعالیٰ نے یہ قرار دی ہے کہ جو مومن تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہوتا ہے وہ اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے ذرا نہیں ہچکچاتا بلکہ برضا و رغبت اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا چلا جاتا ہے۔ اُس کے اس فعل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے مومن کی مشکلات و مصائب دور کر کے اُس کے لئے آسانیاں پیدا کر دیتا ہے اور وہ حصولِ مقصد میں کامیاب قرار پاتا ہے۔

ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ محض مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے اور تقویٰ کے زیر اثر انفاق فی سبیل اللہ کو اپنا شعار بنانے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مشکلات و مصائب اُنہی مومنوں کے دور کئے جاتے اور اُنہی کے لئے آسانیاں پیدا کی جاتی ہیں جو تقویٰ اللہ کے زیر اثر اپنے مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ عام انفاق اور تقویٰ کے زیر اثر کئے جانے والے انفاق میں کیا فرق ہے؟ اسے خدا تعالیٰ نے اگلی آیات میں واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝
وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝

ترجمہ:۔ (متقی وہ ہے) جو اپنا مال (اس لئے خدا کی راہ میں) دیتا ہے کہ (اس سے) تزکیہ حاصل کرے۔ اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں ہوتا جس کا بدلہ اتارنے کا اس کو خیال ہو۔ ہاں مگر اپنے عالی شان رب کی خوشنودی حاصل کرنا (اس کا مقصود ہوتا ہے) اور وہ (یعنی خدا) اس سے ضرور راضی ہو جائے گا۔

بہرحال یہ امر مسلّم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال کا خرچ کرنا مشکلات و مصائب دور ہونے اور آسانیاں میسر آنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے لیکن ضروری ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ کسی احسان کا بدلہ اُتارنے کی نیّت سے نہ ہو بلکہ تزکیہ اور رضاء الٰہی کے حصول کی نیت سے ہو۔ سو جو شخص بھی مشکلات و مصائب سے بچنا اور آسانیاں حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہو اور تقویٰ کے زیر اثر خالصۃً تزکیۂ نفس اور رضائے الٰہی کے حصول کی نیت سے اپنے مال کو اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں برضاء و رغبت خرچ کرے۔ مشکلات و مصائب سے زیادہ تر وہی دوچار ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے بخل سے کام لیتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے خبردار فرمایا ہے:۔

وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۝
(الّیل آیات ۹ تا ۱۲)

ترجمہ:۔ اور (ایسا شخص) جس نے بخل سے کام لیا اور بے پرواہی کا اظہار کیا اور نیک بات کو جھٹلایا اُسے ہم تکلیف کا سامان بہم پہنچائیں گے اور جب وہ ہلاک ہوگا تو اس کا مال اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔

صلوٰۃ کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی بھی اتنی ہی ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۴ دسمبر ۱۹۰۹ء کو خطبہ عید الاضحیٰ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں تمہیں مختصر نصیحت کرتا ہوں بعض لوگ ہیں جو نماز میں کسل کرتے ہیں اور یہ کئی قسم کی ہے۔

۱۔ وقت پر نہیں پڑھتے۔
۲۔ جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتے۔
۳۔ سنن اور واجب کا خیال نہیں کرتے۔

کان کھول کر سنو جو نماز کا مضیع ہے اس کا کوئی کام دنیا میں ٹھیک نہیں۔

بعض لوگ زکوٰۃ کے حکم کی تعمیل میں کسل کرتے ہیں وہ اس بات کی تہ کو نہیں پہنچتے کہ صلوٰۃ کے ساتھ ہی زکوٰۃ کا ذکر بھی قرآن مجید میں کیوں ہے دراصل تعظیم لامر اللہ کے ساتھ شفقت علیٰ خلق اللہ بھی ضروری ہے۔

اگر کسی کے پاس نئی جوتی ہے تو کیا حرج ہے کہ وہ پرانی جوتی کسی مسکین کو دے دے۔ یہ کہنا کہ پرانی کیچڑ کے لئے رکھ لی ہے حد درجے کی سفیہانہ بات ہے۔ اسی طرح میں نے پرانے کپڑوں، پرانے لحافوں کی نسبت بارہا توجہ دلائی ہے یہی حکم علم کا ہے کہ اگر خدا نے تمہیں علم بخشا ہے تو اس کی زکوٰۃ ہے کہ دوسروں کو پڑھاویں مگر میں دیکھتا ہوں کہ بہت لوگ اس زکوٰۃ میں مضائقہ کرتے ہیں۔ ایک شخص کو میں نے پڑھانے کی نسبت کہا اُس نے بڑی جلدی اور شوق سے منظور کر لیا مگر ساتھ ہی بتا دیا کہ ڈیوٹیوں کا حساب آپ جانتے ہوں گے۔ یہ زکوٰۃ کا طرز نہیں۔ میرے نزدیک ہر شخص پر زکوٰۃ فرض ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف میں نصاب کا ذکر نہیں۔ امام حسن بصریؒ سے کسی نے زکوٰۃ کا مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا ہمارے ہاں تو زکوٰۃ یہ ہے کہ کسی کے پاس چالیس ہوں تو وہ اکتالیس بھر دے اور علماء کی زکوٰۃ یہ ہے کہ چالیس ہوں تو ایک دے۔ غرض ہر ایک کو زکوٰۃ دیتے رہنا چاہیئے مگر یہ موقوف ہے توفیق پر جس کے حصول کا گُر دعا ہے۔ ....." (خطباتِ نور جلد دوم صفحہ ۹۷-۹۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ غانا کا تیسرا سالانہ اجتماع

- ملک کے ہر حصّہ سے ہزاروں خدام، اطفال اور انصار کی شرکت
- ریڈیو اور اخبارات میں تشہیر

مکرّم مولوی بشیر احمد صاحب قمرؔ شاہد مبلّغ مقیم غانا

گزشتہ سال مجلس خدام الاحمدیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع ٹیچیمان میں منعقد کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر جناب نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ غانا مولوی عبدالوہاب بن آدم امیر و مشنری انچارج غانا نے آئندہ تیسرا سالانہ اجتماع جولائی ۱۹۷۸ء میں وا (Wa) اپر ریجن میں منعقد کرنے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ اس اجتماع کی تاریخیں ۲۸ و ۲۹ جولائی مقرر کر کے دوران سال قائدین ریجنیز اور ڈسٹرکٹس کو وقتاً فوقتاً تیاری کی ہدایات دی جاتی رہیں۔

پروگرام میں تبدیلی:

جون کے آخری ہفتہ میں لندن سے یہ خوشخبری ملی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جولائی کے تیسرے ہفتہ میں غانا تشریف لا رہے ہیں اور ایک ہفتہ اس ملک میں قیام فرمائیں گے۔ اس خبر سے جماعت کے ہر طبقہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ہر طرف اور ہر جماعت میں اس کے لئے تیاری شروع ہو گئی۔ چنانچہ پروگرام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ وا اپر ریجن میں ۳۰ تا ۳۱ جولائی کو رکھا گیا۔ اس بابرکت موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۲۸ و ۲۹ کی بجائے ۲۲ و ۲۳ کو رکھا گیا اور فوری طور پر سارے ملک کے خدام کو اس تبدیلی کی اطلاع دے دی گئی تا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خدام سے افتتاحی خطاب فرما سکیں اور خدام حضور انور کے زندگی بخش کلام سے براہ راست مستفیض ہو سکیں۔

لیکن ہفتہ عشرہ کے بعد جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹیلیگرام موصول ہوئی کہ بعض ناگزیر حالات کی بنا پر حضور انور نے دورہ ملتوی فرما دیا ہے۔ اس اچانک تبدیلی سے [illegible] حضور انور کی زیارت اور زندگی بخش کلمات سے محرومی پر سخت صدمہ ہوا اس خبر کو بعض غیر مسلم اور غیر از جماعت دوستوں نے بھی بڑی ناگواری سے سنا جو اپنے اپنے رنگ میں تیاری کر رہے تھے۔

اس دوسری اطلاع کے ساتھ ہی محترم نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ غانا نے قائدین کو ایک سرکلر جاری کرتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع سابقہ تاریخوں میں بمقام وا منعقد ہو گا اس لئے خدام زیادہ سے زیادہ اس اجتماع میں شمولیت کے لئے تیاری شروع کر دیں۔

اس اطلاع پر احباب جماعت کو حضور انور کے دورہ کے التواء سے جو شاق ہوا تھا پھر حرکت پیدا ہو گئی۔ کارکنان نے نئے سرے سے پھر جماعتوں کا دورہ کر کے ان کو تیار کرنا شروع کر دیا۔

ٹرانسپورٹ:

یہاں سفر کے لئے ٹرانسپورٹ کا ایک بڑا مسئلہ ہے اس لئے محترم نائب صدر صاحب کی ہدایت پر سٹیٹ ٹرانسپورٹ کی بڑی بڑی اور آرام دہ بسیں اور بعض پرائیویٹ بسوں کو ہر ریجن کے لئے حسب ضرورت ریزرو کروانے کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ اس طرح بڑی سہولت کے ساتھ نیز بسوں بعض پرائیویٹ کاروں اور جیپوں کے ذریعہ سینکڑوں کی تعداد میں خدام و اطفال اور کافی تعداد میں انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اپنے بچوں کے ساتھ سینکڑوں میل کا سفر طے کر کے لاکھوں روپیہ کرایہ دے کر وا پہنچے۔

وا میں آمد:

۲۷ جولائی کو شام سے ہی مختلف مقامات کے خدام سپیشل بسوں کے ذریعہ وا کی سرزمین میں نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد، اور احمدیت زندہ باد کے اسلامی نعروں کی گونج میں داخل ہونا شروع ہو گئے اور یہ سلسلہ ۲۸ جولائی کی صبح تک جاری رہا۔ اہل وا خصوصاً غیر مسلموں اور غیر از جماعت لوگوں کے لئے یہ ایک عجیب نظارہ تھا۔ غانا وا کی تاریخ میں اپنا پہلا خالص دینی اور اسلامی اجتماع پہلی دفعہ منعقد ہوا۔ اس پر احمدی احباب بہت خوش تھے اور انہوں نے مقدور بھر مہمانوں کی مہمان نوازی کی اور آرام کا خیال رکھا۔ چند دوستوں نے چار گائیں مہمان نوازی کے لئے پیش کیں کہ خدام کے لئے ذبح کی جائیں۔ یاد رہے کہ یہاں گائے کی قیمت دس دس ہزار روپے سے بھی زائد ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

سفر کا ایمان افروز نظارہ:

دوران سفر مبلغین حضرات بھی اپنے خدام بھائیوں کے ساتھ شریک سفر تھے۔ خاکسار بھی اپنے ریجن کی ایک بس میں سوار تھا۔ دوران سفر جو بعض کے لئے دو سو میل سے لیکر پانچ سو میل سے بھی زائد تھا خدام و اطفال اور انصار اللہ ذکر الٰہی درود شریف اور قرآنی دعاؤں کا ورد کرتے رہے۔ بعض دفعہ اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت سب مل کر گاتے۔

دوران سفر جب کسی بڑے قصبہ یا شہر سے گزرتے۔ نعرہ تکبیر اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد کے نعرے بلند کرتے اور اس طرح بالفعل یہ اعلان کرتے جا رہے تھے کہ ؎

"دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن"

یا بالفاظ دیگر یہ اعلان کر رہے تھے کہ:۔

"اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

مختلف جگہوں پر اجتماع کی غرض:

اس ملک میں خدام الاحمدیہ کا یہ تیسرا سالانہ اجتماع تھا۔ پہلا کماسی اشانٹی ریجن میں دوسرا ٹیچیمان برانگ اہافو ریجن میں اور تیسرا وا اپر ریجن میں مقرر کیا گیا اور چوتھا ایسٹرن ریجن میں منانے کا پروگرام ہے۔ انشاء اللہ۔ مختلف ریجنوں میں اجتماع رکھنے کی ایک غرض یہ بھی مدنظر تھی کہ تا خدام اپنے دینی بھائیوں کو ان کے ریجنوں میں جا کر ملیں اور اس طرح ہر سال کسی نہ کسی ریجن کے تقریباً سب خدام یا اکثریت آسانی سے اکٹھے ہو کر اپنے بھائیوں سے متعارف ہو کر اسلامی اخوت کا مظاہرہ کریں کیونکہ جماعت کے اجتماعوں کی ایک غرض یہ بھی ہے اور صادق الوعد خدا کی ہستی کا زندہ ثبوت ہیں۔ جس نے اپنے مہدی معہود اور مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور یہ کہ تیرے سچے محبّوں کے نفوس اور اموال میں برکت ڈالوں گا۔

وا میں احمدیت ۱۹۳۲ء میں پہنچی۔ سب سے پہلے احمدی الحاج امام صالح مرحوم تھے آپ نے قبول احمدیت کے ساتھ ہی اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو تبلیغ کرنا شروع کر دی چنانچہ آپ کے ساتھ چند اور دوستوں نے بھی جماعت میں شمولیت اختیار فرمائی۔ اس ملک کی یہ ایک ایسی جماعت ہے جنہیں صداقت قبول کرنے کے نتیجہ میں بڑے بڑے ابتلاؤں کا شکار ہونا پڑا۔ اول مقامی عوام اور پھر مقامی حکام کی سختیوں کا نشانہ بنے۔ ان کو شہر بدر کیا گیا۔ سارا بائیکاٹ کیا گیا۔ خصوصاً حضرت الحاج امام صالح مرحوم کو، جو یہاں کے پہلے احمدی اور خدا کے فضل سے عالم دین۔ شہر کے امام اور معزز شہریوں میں سے تھے۔ سخت مشکلات کا شکار رہے۔ یہ سلسلہ مخالفت کئی سال تک جاری رہا۔ آپ بڑے اولوالعزم انسان تھے۔ آپ کی استقامت، جرأت، انابت الی اللہ لوگوں کے لئے ایک کرامت سے کم نہ تھی اس کے ساتھ قرآن و حدیث پر مشتمل روشن دلائل لوگوں کے دلوں کو منور کر رہے تھے۔ آہستہ آہستہ وہاں ایک مضبوط جماعت قائم ہو گئی۔

اب خدا کے فضل سے وہاں کی کل آبادی کا ۴۵ فیصد احمدی ہیں جن کا اثر و رسوخ شہر میں سب سے زیادہ ہے۔ احمدیوں کی اکثریت پڑھی لکھی ہے اور خدا کے فضل سے بعض بڑے بڑے معزز سرکاری عہدوں پر فائز ہیں۔ مکرم الحاج امام صالح صاحب کے ایک صاحبزادے [illegible] سکول میں [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چل رہا ہے
ایک وقت تھا کہ ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے ان کے پاس چند پونڈ تک نہ تھے اب خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ان کے نفوس اور اموال میں اس قدر برکت فرمائی ہے کہ امسال انہوں نے اپنی سالانہ کانفرنس میں ایک لاکھ پینتیس ہزار سیڈیز چندہ جماعتی کاموں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے دیا اس کے علاوہ دوران سال لاکھوں روپیہ چندہ دیتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

اس جماعت کے بزرگوں کی قربانی کے نتیجہ میں انی مھین من اراد اھانتک و انی معین من اراد اعانتک کے خدائی وعدہ کے مطابق بیسیوں نشانات دونوں طرف دوستوں و دشمنوں میں ظاہر ہوئے۔ الغرض نوجوانوں میں اپنے بزرگوں کے نمونہ کو قائم رکھنے اور تبلیغ اسلام کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے "وا" کو منتخب کر کے اس اجتماع کو حضرت امام الحاج صالح صاحب مرحوم کی یاد میں منایا گیا۔

مارچ پاسٹ:

جمعہ کی نماز کے بعد سینکڑوں خدام نے ایک خاص نظام اور ترتیب کے ماتحت شہر کی بڑی بڑی سڑکوں پر مارچ کیا۔ ہر ریجن کے خدام لوائے خدام الاحمدیہ اٹھائے ہوئے تھے اور اپنی یونیفارم میں جو سفید شرٹ سیاہ پتلون سیاہ ٹوپی اور خادم کے رومال پر مشتمل تھی بہت بھلے معلوم ہوتے تھے وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا بالجہر ذکر کرتے جارہے تھے۔ خدام کے آگے آگے بیس سکوٹر سوار دو لائنوں میں آہستہ رفتار سے جارہے تھے اور ان کے پیچھے بھی چند سکوٹر سوار تھے۔ اس دوران چند سکوٹر سوار شہر کا چکر لگاتے رہے یہ سب سکوٹر سوار "وا" کے ہی تھے یہ مارچ ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ یہ نظارہ اہل "وا" کے لئے ایک عجیب نظارہ تھا۔ احمدی احباب جب آج سے چالیس سال پہلے کا زمانہ یاد کرتے اور آج یہ نظارہ دیکھتے تو وقت سے ان کی آنکھوں میں آنسو چھلک رہے تھے اور وہ زبان حال یہ کہہ رہے تھے ؎

"جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے"

اور خدام اپنے مظاہرہ سے بالفعل یہ اعلان کر رہے تھے اور اہل "وا" کو بزبان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کہہ رہے تھے ؎

"تم تو کہتے تھے کہ یہ نابود ہو جائیگا جلد
یہ ہمارے ہاتھ کے نیچے ہے اک ادنیٰ شکار
بات پھر یہ کیا ہوئی کس نے مری تائید کی
خائب و خاسر رہے تم ہو گئی نیت کا مکار"

اجلاس:

اس اجتماع کے تین جنرل اجلاس ہوئے پہلا افتتاحی اجلاس جس کی صدارت "وا" کے ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو نے کی۔ جلسہ کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے لوائے احمدیت اور لوائے خدام الاحمدیہ مکرم نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مولوی عبدالوہاب صاحب امیر و مشنری انچارج نے لہرائے۔ غانا کا قومی پرچم مہمان خصوصی ریجنل کمشنر صاحب کے نمائندہ پرنسپل سیکرٹری جناب اووسو (OWUSU) نے لہرایا۔ اس کے بعد غانا کا قومی عہد اور خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا گیا اس موقعہ پر تمام حاضرین کھڑے تھے۔

تقاریر:

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم اور جناب امیر صاحب کی افتتاحی تقریر سے شروع ہوئی۔ آپ نے خدام کو زریں نصائح فرماتے ہوئے ایک مثالی زندگی گزارنے کی تحریک فرمائی۔ اس موقعہ پر آپ نے حکام سے بھی اپیل کی کہ نئی نسل کو بے راہ روی اور بداخلاقی سے بچانے کے لئے مخرب الاخلاق فلموں کے دکھانے سے اجتناب کیا جائے۔

دوسری تقریر جناب ایم اے سعید صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سیکنڈری سکول "وا" کی تھی۔ آپ نے الحاج امام صالح صاحب مرحوم کے احمدی ہونے کے زمانہ سے تعلق رکھنے والے ایمان افروز واقعات و حالات سنا کر احباب جماعت خصوصاً خدام الاحمدیہ کو ان کی جگہ لینے کی تحریک کی۔ یہ تقریر بڑی توجہ سے سنی گئی۔ آپ نے کہا کہ امام مرحوم ایک بہت اچھے اور کامیاب ایڈمنسٹریٹر تھے اور ان کے کامیاب منتظم ہونے کا ایک یہ ثبوت ہے کہ انہوں نے اپنے بہت سے قائمقام اپنے پیچھے چھوڑے۔

مکرم جناب سعید صاحب ایک مخلص اور علم دوست احمدی ہیں ان کو قادیان اور ربوہ کی زیارت کی سعادت بھی حاصل ہے

تیسرے فاضل مقرر جناب عبداللہ نام صاحب بوٹینگ ہیڈ ماسٹر احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی تھے۔ یہ بھی مخلص احمدی ہیں۔ ان کو تبلیغ کا بہت شوق ہے گفتگو نہایت مدلل اور موثر رنگ میں کرتے ہیں۔ خدا کے فضل سے غانا میں پہلے ایم ایس سی ہیں۔ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کو بھی قادیان اور ربوہ کے جلسہ میں شریک ہونے کی توفیق ہوئی۔ اس سال لندن کی تاریخی اور عالمی کانفرنس میں بھی شریک ہوئے۔ واپسی پر پریس میں بھی بیان دیا جو اخبارات میں شائع ہوا

آپ کی تقریر کا عنوان تھا "احمدیت کا غلبہ" آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ احمدیت کے ذریعہ مذہبی دنیا میں ایک انقلاب پیدا ہوا ہے۔ ایمان باللہ جو مذہب کی جان ہے کے متعلق احمدیت کے ذریعہ زندہ اور تازہ نشانات ظاہر ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے بانیٔ جماعت احمدیہ کے ساتھ کلام کیا۔ وہ کلام عظیم پیشگوئیوں پر مشتمل تھا جو پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ اس ضمن میں انہوں نے بعض پیشگوئیوں کا بھی ذکر فرمایا۔ علم کلام کی برتری بیان کرتے ہوئے آپ نے کسر صلیب کے ناقابل تردید دلائل بیان کرتے ہوئے لندن کانفرنس اور اس کے عالمی تاثرات بھی بیان کئے۔ آپ کی تقریر کو بھی بہت پسند کیا گیا۔

ایک تقریر مہمان خصوصی جناب ریجنل کمشنر صاحب کی تھی وہ بعض سرکاری مصروفیات کی وجہ سے خود تو تشریف نہ لاسکے۔ آپ کی تقریر آپ کے نمائندہ خصوصی پرنسپل سیکرٹری جناب مسٹر اووسو صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ جس میں انہوں نے اس اجلاس میں براہ راست شمولیت سے محرومی پر افسوس کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں جماعت کی اخلاقی اور روحانی انقلاب لانے کی کوششوں کی تعریف کی اور جماعت کی تعلیمی اور طبی خدمات کو سراہا۔

اس کے دوسرے اجلاسوں میں سے بھی محترم امیر صاحب کے علاوہ بعض مقامی بزرگوں نے خدام کو نصائح کیں اور مفوضہ فرائض کو پوری ذمہ داری سے ادا کرنے کی تحریک کی گئی۔

کھیلیں:

اس موقعہ پر مندرجہ ذیل ورزشی مقابلے ہوئے۔ فٹ بال، والی بال اور تیراندازی۔ نٹ بال میچ ریجن وار ہوئے اور آخری میچ اپر ریجن اور اشانٹی کے درمیان ہوا۔ اشانٹی نے ٹرافی جیت لی۔ نٹ بال میچوں میں ایک دلچسپ میچ الحاج صالح مرحوم کے شاگردوں کے درمیان تھا جن میں اکثریت انصار کی تھی۔ دونوں ٹیمیں مضبوط تھیں۔ کسی طرف سے گول نہ ہوسکا آخر پینلٹی کے ذریعہ فیصلہ کیا گیا۔

علمی مقابلے:

علمی مقابلوں میں تلاوت قرآن کریم اور اذان کے مقابلے ہوئے جن میں بہت سے خدام نے حصہ لیا۔

مالی قربانی:

اس موقعہ پر خدام نے اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے تیرہ ہزار سے زائد سیڈیز چندہ جمع کیا۔ گزشتہ سال کے چندہ سے یہ تین گنا زیادہ قربانی تھی۔

تقسیم انعامات:

آخری اجلاس میں محترم نائب صدر، امیر و مشنری انچارج مولانا عبدالوہاب صاحب نے انعامات تقسیم کئے اور جنرل سیکرٹری صاحب خدام الاحمدیہ (منتظم) نے مقامی جماعت کے تعاون اور مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا۔ جملہ خدام کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں محترم امیر صاحب نے مختصر اختتامی خطاب کے بعد دعا کروائی۔ اور یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس کے خاتمہ پر خدام نے واپسی کی تیاری شروع کر دی اور صبح ہونے سے پہلے اکثریت خدا کی حمد کے گیت گاتے ہوئے واپس چلے گئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

○

رحمت ربّانی کے حصول کا عظیم الشان ذریعہ

اللہ تعالیٰ آیہ استخلاف (جس میں برکات و کمالات خلافت کا ذکر ہے) سے اگلی آیت میں مذکورہ برکات کے حصول کا طریق بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون ط"

ترجمہ: اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ تا تم رحم کئے جاؤ (اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق بنو)

صاحب نصاب احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ مرکز میں جلد بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں اور رحمتوں کے وارث بنیں۔

ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۷۸۷

مَیں انیس احمد عقیل ولد چوہدری ظہور احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن بانجول گیمبیا ضلع بانجول بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۴/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۷۴۷ ڈلاسی ۵۰ بوٹ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ انیس احمد عقیل Box 603 بانجول دی گیمبیا۔ ویسٹ افریقہ۔

گواہ شد۔ محمد محمود اقبال ولد غلام محمد ثالث صاحب نصرت ہائی سکول بانجول گیمبیا۔

گواہ شد۔ مرزا عبدالحی نصرت ہائی سکول بانجول گیمبیا۔ وصیت ۱۷۴۴۲۔

مسل ۲۳۷۸۸

مَیں راڈین سعدیہ زوجہ راڈین ہدایت صاحب پیشہ پنشنر عمر ۶۹ سال بیعت ۱۹۳۱ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزن ۲۵ گرام۔ قیمت ۵۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین۔

۲۔ ایک عدد مکان جس کے نصف حصہ کی مالک ہوں مالیت نصف ۵۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین۔

۳۔ زرعی زمین ۱۳۸۰ ہیکٹر۔ قیمت ۷۵،۰۰۰ روپے انڈونیشین

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰/- روپے انڈونیشین ماہوار آمد بصورت پنشن ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ راڈین سعدیہ زوجہ راڈین ہدایت صاحب جلان کیمرہ نمبر ۱۱ بلاک ایس کیبایو رائن بارو جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ راڈین آڈنگ حمید جاتن گادا انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ راڈین عبدالرحمٰن احمدی جکارتہ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۳۷۸۹

مَیں اقبال بیگم بیوہ ملک محمد عباس خان صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ہیجکہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر ۱۰۰۰/- روپے۔

۲۔ زمین چاہ شاہ والا ہیجکہ ۱۲ مرلہ بابت ۹۰۰/- روپے

۳۔ " " اسلام والا " ۵ مرلہ " ۱۵۰۰/- "

۴۔ " " بیلا والہ " ۱۰ مرلہ " ۵۰/- "

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰/- روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ ایسا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ اقبال بیگم بیوہ ملک محمد عباس خان صاحب معرفت ملک ممتاز احمد ایم۔ اے بی ایڈ ہیجکہ سرگودھا۔

گواہ شد۔ ملک سلیم احمد (پسر موصیہ) ہیجکہ سرگودھا۔

گواہ شد۔ ملک شبیر احمد (پسر موصیہ) ہیجکہ ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۳۷۹۰

مَیں رضیہ بیگم زوجہ منیر احمد صاحب قوم ڈھلو جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۳۲ ج ب ضلع فیصل آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۲۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی ۶½ تولہ ۷۵۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ ایسا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ رضیہ بیگم زوجہ منیر احمد صاحب نائب صوبیدار ہیڈ کوارٹرز ۲۳ ڈویژن جہلم۔

گواہ شد۔ عبدالقادر۔ لالہ زار کالونی جہلم۔

گواہ شد۔ منیر احمد نائب صوبیدار ہیڈ کوارٹرز ۲۳ ڈویژن جہلم۔

مسل نمبر ۲۳۷۹۱

مَیں منیر احمد ولد بشیر احمد صاحب قوم سندھو پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال۔ بیعت ۱۹۶۵ء ساکن چک ۳۳۲ ج ب ضلع فیصل آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۵۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ ایسا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ منیر احمد نائب صوبیدار ہیڈ کوارٹرز ۲۳ ڈویژن جہلم کینٹ۔

گواہ شد۔ عبدالقادر وصیت ۱۵۹۸۱ صدر موصیان جماعت احمدیہ جہلم۔

گواہ شد۔ محمد احمد بھٹی قائد مجلس خدام الاحمدیہ جہلم۔

دعائے مغفرت

میری اہلیہ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ مورخہ ۱۲ ستمبر بروز منگل صبح ۶ بجے وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی بخشش کی چادر میں لپیٹ لے اور اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

(میاں محمد شریف ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ ٹیلی گرافس مکان نمبر S-74۔ ۱۵ مسلم سٹریٹ اسلام آباد کالونی۔ حلقہ سمن آباد۔ لاہور)

درخواست دُعا

مَیں کچھ عرصہ سے بیمار رہتا ہوں اور بعض پریشانیاں بھی درپیش ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے اور پریشانیوں سے نجات دے۔ آمین

(ریاض احمد بٹ فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

ماہنامہ خالد ربوہ

ماہنامہ خالد نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے۔ اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کیلئے بھی "خالد" کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے

(مینیجر ماہنامہ "خالد" ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موصی صاحبان کیلئے ضروری اعلان

بعض موصی حضرات دفتر کی طرف سے ارسال کردہ فارم اصل سالانہ آمد فوری طور پر پُر کر کے نہیں بھجواتے جس کی وجہ سے اُن کا حساب تیار نہیں کیا جا سکتا۔ موصی صاحبان کی اطلاع کے لئے گزارش ہے کہ وہ براہ کرم اِس بارہ میں فوری کارروائی فرمایا کریں۔ صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن کی رُو سے باوجود دفتری نوٹس کے جو موصی حضرات فارم اصل آمد نہیں بھجواتے ان کی وصیت منسوخ بھی کی جا سکتی ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ جماعت کے مخلصین اِس کی نوبت نہیں آنے دیں گے۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ وصیت کا معاملہ دراصل اللہ تعالیٰ سے ہے جو علام الغیوب ہے اسلئے اپنی اصل آمد کا اندراج نہایت درجہ احتیاط سے کیا کریں جو کہ موصیوں کے شایانِ شان ہے۔

اگر آمد باقاعدہ نہیں یا اس کی صحیح تعیین نہیں ہو سکتی تو ایسے موصیوں کو کم از کم اپنے گھریلو اخراجات کے مطابق ہی اپنی اصل آمد کا ضرور اندراج کرنا چاہیئے۔ اِس بارہ میں عدم احتیاط سے کام لینا خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے کیونکہ وصیت کے معاملہ میں آخری فیصلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوتا ہے اور اس کی تقدیر مختلف طریقوں سے ظاہر ہوتی ہے۔

نظام موصیاں درحقیقت جماعت احمدیہ میں دین کے احکام کی پوری پوری پابندی کرنے والے اور دین کے لئے نمایاں قربانی کرنے والے مخلصین السابقین کی ایک خاص تنظیم ہے ہم سب موصیوں کا فرض ہے کہ رسالہ الوصیت کو زیر مطالعہ رکھیں اور اس کی شرائط پر اپنے آپ کو قائم رکھنے کی کوشش اور دعا جاری رکھیں۔

پس اپنی اصل آمد کا اندراج کمال احتیاط سے کیا کریں جن موصیوں کی آمد کی صحیح تعیین نہ ہو سکتی ہو تو یہ اندراج ان موصیوں کے ماہانہ اخراجات سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مخلصین کو صدق اور کمال تقویٰ کی راہ پر گامزن رکھے۔ آمین ثم آمین۔

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

محترمہ مظفر راشدہ صاحبہ اہلیہ قریشی عبد الشکور صاحب کی وفات

میری خالہ محترمہ مظفر راشدہ صاحبہ اہلیہ قریشی عبد الشکور صاحب حال اسلام آباد بقضائے الٰہی ۱۵ ستمبر ۱۹۷۸ء کی رات کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں ان کا جنازہ ۱۶ ستمبر کو ربوہ لایا گیا جہاں مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور عشاء کی نماز کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت فرمائی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایم۔ اے ایڈیشنل ناظر اعلیٰ و ناظر خدمتِ درویشان نے دعا کرائی۔

مرحومہ بہت نیک، دعا گو اور متقی خاتون تھیں میرٹھ کے امیر جماعت حضرت شیخ عبد الرشید صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور حضرت منشی فیاض علی صاحب کپورتھلوی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے کی نواسی تھیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں جن میں سے دو ڈاکٹر ہیں اور ایک انجنیئر ہیں جو اِس وقت ملک سے باہر ہیں۔ وفات کے وقت صرف ایک بچی پاس موجود تھی جس نے اپنی والدہ کی بہت خدمت کی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور سب کا انجام بخیر کرے۔

(خاکسار ڈاکٹر لطیف احمد قریشی، فضل عمر ہسپتال، ربوہ)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

سالانہ اجتماع ۱۹۷۸ء کے موقع پر لجنہ کی مجلسِ شوریٰ کے لئے لجنات اپنی اپنی تجاویز فوری طور پر بھجوائیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۲۹ رمضان المبارک کی دُعائیہ فہرست مجاہدین تحریک جدید

امسال ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں ۸۰۳۹ ایسے خوش نصیب افراد تھے جنہوں نے رمضان کی برکتوں سے پوری طرح متمتع ہونے اور اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص دعائیں حاصل کرنے کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں تاریخ مقررہ سے پہلے پہلے کما حقہٗ حصہ لیا۔ اُن کے لئے مرکز میں جہاں ۲۹ رمضان المبارک کو قرآن مجید کا درس مکمل ہونے پر اجتماعی دعائیہ تقریب میں دعاؤں کا موقع پیدا ہوا وہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں اُن کے لئے بغرض دعا کیپسول گرام بھی بھجوایا گیا۔ ایسے خوش نصیب افراد کی خدمت میں وکالت مال کی طرف سے مبارکباد عرض کی جاتی ہے اور درخواست کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اِس احسان پر شکر و امتنان کے طور پر اب وہ اُن مجاہدین کو بھی توجہ دلا کر دوہرا ثواب حاصل کریں جو تا حال اس اہم فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکے کیونکہ تحریک جدید کا نیا سال ۳۱ اکتوبر کو اختتام پذیر ہوگا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبانِ مبارک سے نئے سال کا اعلان فرمایا جائے گا۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

جامعہ احمدیہ اور جلسہ گاہ کے نزدیک
اِس کے علاوہ
دار الرحمٰن کالونی کی دیگر خصوصیات

(۱) ربوہ سے کالونی تک پختہ اور کشادہ سڑک (۲) کالونی کی اندرونی سڑکوں کی چوڑائی چالیس فٹ (۳) مسجد اقصیٰ کے نزدیک ترین (۴) یونیورسٹی، کالج، سکول جامعہ احمدیہ اور جلسہ گاہ نزدیک (۵) فوری رجسٹری فوری قبضہ کی بنیاد پر (۶) ہر جھگڑے سے مبرّا (۷) موقع کے مطابق انتہائی موزوں اور ارزاں نرخ۔

اِس کے علاوہ ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ اور مکانات ربوہ کے اِرد گرد دیگر کالونیاں کریم کالونی۔ الباسط کالونی کے پلاٹس کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا مخلص اور معاون ادارہ

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلر

فون دفتر ۵۰۸ ربوہ فون رہائش ۴۰۵

اعلانِ نکاح

میرے بھائی عزیزم چوہدری بشارت احمد صاحب نسیم بی۔ ایس سی پروپرائٹر کمال منز کا نکاح ہمراہ سیدہ زاہدہ نزہت صاحبہ (جو کہ سید منظور علی شاہ صاحب رئیس قادیان کی پوتی ہیں) سے ۱۵۰۰۰/- روپے حق مہر پر مکرم خالد احمد صاحب شمس شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مردان نے پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت فرمائے۔

چوہدری ناصر احمد
مینیجر U.B.L مردان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴